بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مرتب

گدائے مصطفیٰ ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی

استاذ جامعہ غوثیہ غریب نواز، کھجرانہ، اندور (ایم پی)

﴾ باھتمام ﴿

حضرت مولانا محمد عمر صاحب رضوی، حافظ محمد سلطان صاحب

﴾ ناشر ﴿

رضا مشن، گلزار نگر کالونی، اندور (ایم پی)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حٰمٓ O وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ O اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِيۡنَ O فِيۡهَا يُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ O

ترجمہ: قسم اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا۔ بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔ (کنزالایمان)

ان آیتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید کو قسم کے ساتھ یاد فرمایا، جو آخری نبی محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اور قسم اسی چیز کی کھائی جاتی ہے جو اہم ہو۔ اور قرآن مجید یقیناً تمام آسمانی کتابوں میں اہم، افضل اور عظمت وشرف والی کتاب ہے۔ جس میں حلال وحرام، امر ونہی، خیر وشر، خدا کی توحید والوہیت، مصطفیٰ ﷺ کی نبوت ورسالت، انبیاء ومرسلین کی عظمت وشوکت، جن وانس کی ہدایت ورہبری، پند ونصیحت، بھلائی کی دعوت وتبلیغ اور زندگی کے ہر شعبوں کا بیان ہے۔ اور جو کتاب ان خوبیوں سے لبریز ہو یقیناً اس قابل ہے کہ اس کی قسم کھائی جائے اور اس کی عظمت کو ظاہر کی جائے۔ یہ کتاب برکت ورحمت والی رات، شب قدر یا شب برأت میں اتاری گئی۔ جس رات میں رحمت خداوندی خاص تجلی کے ساتھ بندوں کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر اس بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جو اس رات اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اپنی زندگی کو بھلائی اور نیکی کے راستے پر لے جانے کا عہد کرتا ہے اور آئندہ گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ہے۔

اس رات میں ہر حکمت والا کام بانٹ دیا جاتا ہے یعنی کون کب مرے گا، کتنی عمر پائے گا، کتنا رزق دیا جائے گا یہ سارے امور اسی رات میں لکھے جاتے ہیں اور فرشتوں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔ اور بندوں کے اعمال بھی اسی شب رب کے حضور پیش ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے بھی یہ رات بہت عظمت اور برکت والی رات ہے۔

برکت والی رات جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا بیان ہے، جس کی قسم رب تعالیٰ نے یاد فرمائی ہے اور جس میں تمام اہم امور بانٹے اور فرشتوں کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ اس رات سے اکثر مفسرین نے شب قدر مراد لی ہے۔ جب کہ بہت سے دیگر مفسرین نے اس رات کی تفسیر شب برأت کی ہے اور فرمایا کہ اس رات سے مراد شب برأت ہے۔

اسلامی ہجری سال کا آٹھواں مہینہ شعبان المعظم ہے، جس کی پندرھویں تاریخ کو مسلمانان اہل سنت **شب برأت** کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس مہینے کے روزے اور خاص کر شب برأت میں نفل نماز کی فضیلت و اہمیت اور ان پر مرتب ہونے والے اجر وثواب احادیث مبارکہ اور آثار کریمہ میں بہت حسین اور دلکش انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور مسلمانوں کو اس کی قدر ومنزلت سمجھنے اور اس شب کے فیوض وبرکات بٹورنے پر اکسایا گیا ہے۔ حضور علیہ السلام اس مہینے کی پندرھویں تاریخ کو جنت البقیع قبرستان تشریف لے جاتے اور امت کی مغفرت کی دعا کرتے، اس رات کو عبادت الٰہی میں گزارتے۔ یوں تو ہر رات آپ عبادت الٰہی میں مصروف رہتے، رب کے حضور ناز بندگی پیش کرتے۔ مگر اس رات میں مزید عبادت اور دعا کرتے۔ اور اس مہینے روزے سے بھی رہتے۔ نیز اپنے اصحاب کو عبادت وروزے پر ابھارتے اور اجر وثواب کا مژدہ بھی سناتے۔

فضائل شعبان

☆ **وجہ تسمیہ:** شعبان تشعب سے بنا ہے جس کے معنیٰ بٹنا اور تقسیم ہونے کے ہیں۔ چونکہ اس مہینے میں خیر کثیر تقسیم کی جاتی ہے، بندوں کو رزق دیا جاتا ہے اس لئے اس مہینے کو شعبان کہا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ شعبان کو شعبان اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں روزہ دار کے لئے خیر کثیر تقسیم ہوتی ہے، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(کنز العمال ج۸ص۲۷۰، ج۱۲ص۱۳۹، ماثبت بالسنہ، ص:۱۴۱)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ماہ شعبان آجائے تو اپنے جسموں کو پاک رکھو اور اس ماہ میں اپنی نیتیں اچھی رکھو، انہیں حسین بناؤ۔ **(مکاشفۃ القلوب)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شعبان میرا مہینہ ہے، رجب اللہ کا اور رمضان میری امت کا۔ شعبان گناہوں کو دور کرنے والا ہے اور رمضان (گناہوں سے) بالکل پاک کر دینے والا۔ **(غنیۃ الطالبین، کنز العمال ج۱۲ص۱۳۹)**

حضرت اسامہ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو اتنا روزہ رکھتے دوسرے مہینے میں نہیں دیکھا جتنا آپ شعبان میں رکھتے ہیں۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا رجب اور رمضان کے درمیان شعبان کا مہینہ ہے، لوگ اس مہینے سے غافل ہیں، حالانکہ اس ماہ میں بندوں کے اعمال رب تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ کے حضور اس حال میں پیش ہوں کہ میں روزے سے ہوں۔

(کنز العمال، ج:۸، ص۲۹۹، ج۱۲ص۱۳۹، ماثبت بالسنہ، ص:۱۴۱، نسائی، ج:۱، ص:۳۲۴)

☆ **وضاحت:** اس حدیث میں شعبان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا مہینہ فرمایا۔

کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مہینے کا خاص اہتمام فرماتے ، بکثرت عبادت و ریاضت کرتے ، روزہ رکھتے ، امت کی مغفرت کی دعا کرتے اور زیارت قبور کا بھی خاص اہتمام فرماتے ۔ اس لئے آپ نے اس ماہ کو اپنی طرف منسوب فرمایا۔ اور رجب کے مہینے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مہمان بنا کر اپنے قرب خاص میں بلایا، اپنی زیارت سے نوازا اسرار ورموز اور امور غیبیہ عطائیہ پر مطلع فرمایا۔ جبکہ حالت بیداری میں دیدار الٰہی جیسا شرف وفضل حضور کے سوا کسی کو بھی حاصل نہیں ۔ اور آپ کو اسی مہینے کی ستائیس تاریخ کو جنت و دوزخ اور دیگر عجائب کا بھی مشاہدہ کرایا گیا۔ اسی لئے اس مہینے کو اللہ تعالیٰ کا مہینہ فرمایا۔ کیونکہ حضور رب تعالیٰ کا مہمان خاص بن کر مقام دنیٰ میں پہنچے ۔ اور رمضان شریف میں امت محمدیہ پر اس کے روزے فرض ہوئے ، اس مہینے میں عبادت کرنے والے اور روزہ رکھنے والوں کو عظیم خوش خبری یعنی مغفرت اور بخشش اور تھوڑے سے عمل پر زیادتی ثواب سے نوازے جانے کی خوشخبری دی۔ اس لئے اس مہینے کو امت محمدیہ کا مہینہ فرمایا۔ تاکہ بندے ثواب کے حصول میں خوب عبادت اور اعمال صالحہ، صدقہ و خیرات کریں۔ نیز اس امت کو اس بات کا علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دوسری امتوں پر فوقیت و برتری عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے: **كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ٥** '' اور '' **وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا٥**

شعبان کا روزہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب حضور روزہ نہیں چھوڑیں گے۔ اور پھر روزہ رکھنا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب آپ کبھی روزے نہیں رکھیں گے۔ آپ

شعبان میں اکثر بہت روزے رکھتے تھے۔ (بخاری، ج:۱،ص:۲۶۴، مسلم، ج:۱،ص:۳۶۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رمضان کے علاوہ اور کسی مہینہ کا مکمل روزہ رکھتے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ اور آپ کو شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ میں بہت زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

(بخاری، ج:۱،ص:۲۶۴، مسلم، ج:۱،ص:۳۶۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ رمضان کے بعد کون سا روزہ زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا شعبان کا روزہ ماہ رمضان کی تعظیم کے لئے۔ (شرح السنۃ ج ۳، ص ۵۱۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام شعبان کے روزے رکھتے یہاں تک کہ اسے رمضان سے ملاتے ۔ شعبان کے علاوہ کسی مہینہ کے مکمل روزے نہیں رکھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ شعبان کا مہینہ دوسرے مہینے کے بنسبت آپ کو بہت محبوب ہے؟ فرمایا ہاں، اے عائشہ! کوئی نفس نہیں ہے جسے اس سال موت آنی ہو مگر اس کی موت کا وقت شعبان میں لکھ دیا جاتا ہے۔ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میری موت لکھی جائے اور میں اپنے رب کی عبادت اور عمل صالح میں ہوں۔ (درمنثور ج:۵، ص:۷۴۰)

وضاحت: اب تک بیان کردہ احادیث و آثار سے آپ نے شعبان کی عظمت و فضیلت اور اس ماہ کے روزے کی اہمیت کا بھی اندازہ لگا لیا ہوگا۔ اور آپ نے یہ بھی ملاحظہ کر لیا کہ حضور علیہ السلام اس مہینے کے روزے کا اہتمام کس قدر فرماتے ۔ آپ ﷺ رمضان کے علاوہ دیگر ماہ میں اکثر نفلی روزے رکھتے مثلاً ایام بیض، پیر اور جمعرات کے روزے۔ اور رمضان میں تو نفلی روزے رکھ نہیں سکتے اس لئے حضور شعبان میں ان روزوں کا اہتمام فرماتے۔

﴿ شب برأت کی فضیلت ﴾

یوں تو شعبان کا پورا مہینہ سعادتوں، رحمتوں، برکتوں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی عنایات ونوازشات سے عبارت ہے۔مگر شب برأت تو شعبان معظم کی تمام راتوں میں سب سے اہم ترین اور افضل واکرم، مغفرت وبخشش اور رب تبارک وتعالیٰ کی نظر رحمت اور اس کی جود وسخا کی رات ہے۔جس میں گناہوں سے توبہ کرنے والے بندوں کو گناہوں سے پاک کردیا جاتا ہے، مصیبت زدہ کو مصیبت سے نجات کا پروانہ عطا کیا جاتا ہے، طالب رزق کو رزق دیا جاتا ہے اور فریادی کی فریاد رسی کی جاتی ہے۔اس رات کی عبادت بندوں کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے اور یہ رات اس بندے کو اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے غنیمت کی رات ہوتی ہے، جس نے گناہوں سے اپنے رب کو ناراض کرلیا اور اپنے اوپر عذاب جہنم کو لازم کرلیا۔ایسے حضرات کو چاہئے کہ اس رات کو غنیمت سمجھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرلیں اور کثرت عبادت وریاضت اور توبہ واستغفار کے ذریعہ رب کو راضی کرنے کی پوری کوشش کریں ۔ورنہ اگر چوک گئے تو پھر سال بھر کے بعد ہی یہ حسین موقعہ ہاتھ آئے گا۔اور کون جانتا ہے کہ آنے والے سال تک زندہ رہے گا بھی یا نہیں۔

علامہ سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ”شب برأت سال بھر کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے، جمعرات ہفتہ بھر کے گناہوں کا کفارہ اور شب قدر عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔یعنی ان راتوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور یاد الٰہی میں ساری رات جاگ کر گزار دینا گناہوں کے کفارے کا سبب ہوتا ہے۔اس لئے اس رات کو کفارے کی رات بھی کہا جاتا ہے۔ **(مکاشفۃ القلوب)**

چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عیدین کی دوراتیں اور

پندرہ شعبان کی رات (عبادت میں) جاگ کر گزار دی تو اس انسان کا دل ایسے دن میں نہیں مرے گا جب کہ تمام دل مرجائیں گے۔ (کنزالعمال، ج:۸،ص:۵۴۸)

حاصل یہ کہ آیت کریمہ میں مبارک رات سے مراد **”شب برأت“** بھی ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ خاص رحمتیں نازل فرماتا ہے اور بندوں کے گناہوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے ان بدنصیب لوگوں (کاہن، جادوگر، کینہ پرور، شراب کے عادی، ماں باپ کے نافرمان، خودکشی کرنے والے، ٹخنہ سے نیچے کپڑا لٹکا کر چلنے والے اور زانی) کے۔ جن کا ذکر بصورت وعید احادیث میں ہوا۔اس لئے ہمیں چاہئے کہ اس رات کے آنے سے پہلے ہی ان گناہوں کو ترک کردیں اور رحمت ومغفرت اور نبی ﷺ کی شفاعت سے محروم کردینے والے کاموں سے بچیں۔تاکہ اس رات کی فیضانات وبرکتوں سے مالا مال ہوسکیں۔

کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اس رات کی قدر وعظمت جانتے ہوئے بھی اس کی نا قدری کرتے ہیں۔شب بیداری کے نام پر تاش کھیلتے ہیں، ویڈیو گیم، پٹاخے بازی اور ہنسی مذاق میں گزار دیتے ہیں۔ایسے لوگوں کو کب ہوش آئے گا؟ کیا وقت نہیں آیا کہ خلاف شرع کاموں اور لہو ولعب کو چھوڑ کر عبادت الٰہی میں مصروف ہوجائیں۔یاد رکھئے جو لوگ اس رات میں پھلجھڑیاں، پٹاخے بازی، آتشبازی اور دوسرے خلاف شرع کام کرتے ہیں وہ شیطانی کاموں میں لگے رہتے ہیں، مال کو برائی کے راستوں میں خرچ کرتے ہیں جو کہ فضول خرچی ہے۔اور فضول خرچی کرنے والوں کو قرآن میں شیطان کا بھائی کہا گیا ہے۔اور جو شیطان کا کام کرے گا وہ اللہ کے عذاب میں رہے گا۔اس لئے نوجوانو! ہوش میں آؤ اور شریعت وسنت کے موافق اپنی زندگی کا ہر لمحہ گزارو۔اس رات کی قدر کرو اور فضولیات و واہیات اور بدعات ومنکرات سے

بچو۔تا کہ گناہوں کے ترک کر دینے کے سبب باران رحمت خداوندی کی چھینٹیں تم پر بھی پڑیں۔اور تمہارے رزق میں خیر و برکت کا نزول ہو۔کیونکہ ارتکاب معاصی رزق سے محروم کر دیتا ہے۔جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔اللہ ہمیں اور آپ کو بھلائی کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

﴿ شب برأت کی پانچ خصوصیات ﴾

پہلی خصوصیت: اس رات کی پہلی خصوصیت ہر امر محکم اور حکمت بھرا ہوا کام کا تقسیم ہونا ہے۔کیونکہ اس بابرکت رات میں ہر محکم امر اور سال بھر تک ہونے والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔اور یہ تمام امور (کام) اسی رات میں فرشتوں کو سونپے جاتے ہیں۔
حضرت ابن عمر، حضرت مجاہد، حضرت زاہد اور بہت سے سلف صالحین سے مروی ہے کہ اسی رحمت وانوار والی رات میں عمر اور روزی وغیرہ سال کے آخر تک ہونے والے کام طے کر لئے جاتے ہیں۔

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آتی ہے تو ملک الموت کو ہر اس شخص کا نام دکھایا جاتا ہے جو اس شعبان سے آئندہ شعبان تک مرنے والا ہوتا ہے۔آدمی عورتوں سے نکاح کرتا ہے، عمارتیں بناتا ہے حالانکہ اس کا نام مردوں میں ہوتا ہے۔(درمنثور، ج:۵،ص:۷۴۰، روح المعانی ملخصا)

حضرت محمد بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک مرنے والے افراد کو لکھ لیا جاتا ہے، یہاں تک کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے، اس کا بچہ ہوتا ہے جب کہ اس کا نام مردوں میں ہوتا ہے۔ (تفسیر بغوی، ج:۶،ص:۱۲۰)

☆ **دوسری خصوصیت:** اس رات کی ایک عظیم شان وخاصیت عبادت پر ملنے والا

اجر جزیل ہے۔کیونکہ اس مقدس اور مغفرت والی رات میں اللہ رب العزت کی بارگاہ بے نیاز میں حاضر ہو کر خشوع وخضوع کے ساتھ عبادت کرنے والا بندہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی بارش میں نہا کر اپنے گناہوں کے میل کو دھوتا ہے اور رب کی نظر رحمت کو اپنی طرف مبذول کرانے میں کامیابی اور سعادت وخوش نصیبی سے ہم کنار ہوتا ہے۔جو آدمی اس رات میں نفل نمازیں اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لئے کثرت سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالی خوش ہو کر تھوڑے سے عمل پر زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے۔اور شیطان لعین کے دجل وفریب اور اس کے بہکاوے سے حفاظت کے لئے فرشتے مقرر فرما دیتا ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نصف شعبان (شب برأت) کی رات ہو تو اس رات میں قیام (عبادت) کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج ڈوبنے کے وقت سے آسمان دنیا پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اسے بخش دوں! ہے کوئی رزق کا طلب گار کہ اسے رزق عطا کروں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اسے مصیبت سے نجات دوں! یہ اعلان صبح صادق سے پہلے تک ہوتا رہتا ہے۔(درمنثور، ج:۵،ص:۷۴۱، مشکوۃ ص:۱۱۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۸۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات نماز کے لئے کھڑے ہوئے، آپ نے سجدہ لمبا کیا، یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ آپ کی روح مبارک قبض ہوگئی ہے۔جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں اٹھی اور آپ کے انگوٹھے کو حرکت دی۔جب حرکت محسوس ہوئی تو میں واپس لوٹ آئی۔جب آپ نے سجدے سے سر مبارک اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے

تو فرمایا ''اے عائشہ! کیا تو نے یہ گمان کیا کہ نبی تیرے ساتھ ظلم کرے گا؟ میں نے عرض کی: بخدانہیں یارسول اللہ! مجھے گمان ہوا کہ آپ کی روح قبض کرلی گئی ہے۔ کیونکہ آپ نے سجدہ لمبا کیا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ کیا تجھے معلوم ہے کہ آج کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا: یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے۔ اللہ تعالیٰ بخشش طلب کرنے والوں کو بخش دیتا ہے، رحمت کے طلبگاروں پر رحم فرماتا ہے اور کینہ رکھنے والوں کو ڈھیل دیتا ہے۔ (شعب الایمان، ج:۳، ص:۳۸۰، درمنثور ج۵ ص۷۴۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس رات میں سو رکعات نماز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پاس سو فرشتوں کو بھیجے گا، تیس فرشتے اسے جنت کی خوشخبری سنائیں گے، تیس عذاب دوزخ سے بچائیں گے، تیس اس سے دنیا کی مصیبتیں دور کریں گے۔ اور دس فرشتے اسے شیطان کے مکروفریب سے بچائیں گے۔ (کشاف، ج۴، ص۲۶۴، روح البیان، ج:۸، ص:۴۴۷)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! جو شعبان کی پندرہویں رات سو رکعت نماز اس کیفیت کے ساتھ پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اے علی! جو بندہ بھی یہ نماز اس کیفیت کے ساتھ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر وہ حاجت پوری فرمادے گا جو اس رات وہ بارگاہ الٰہی میں پیش کرے گا۔ اور اللہ رب العزت اس کی طرف ستر ہزار فرشتے بھیجے گا، جو اس کے لئے نیکیاں لکھیں گے اور گناہوں کو مٹائیں گے اور اس کے درجات بلند کریں گے۔ اور مزید یہ کہ جنت عدن میں سات لاکھ ستر ہزار فرشتے بھیجے گا جو اس آدمی کے لئے جنت عدن میں شہر اور محلات تعمیر کریں گے

اور پیڑ پودے لگائیں گے، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا نہ کان نے سنا ہوگا اور نہ مخلوق میں سے کسی کے دل میں ان کا وہم و گمان پیدا ہوگا۔ اور اگر اس رات سے سال گزرنے تک مرگیا تو شہید کا درجہ پائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اسے سورہ اخلاص کے ہر حرف کے بدلے اس رات ستر حوریں عطا فرمائے گا۔ (روح البیان، ج:۸، ص:۴۴۸)

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ستر اصحاب نبی کریم نے حدیث بیان کی جو اس رات ''صلوٰۃ خیر'' سو رکعت پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس بار سورہ اخلاص پڑھے، یا دس رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو بار قل ھواللہ شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر مرتبہ نظر کرم فرمائے گا اور ہر نگاہ کرم پر اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائے گا، جن میں ادنیٰ حاجت اس کی مغفرت اور بخشش ہے۔ (روح البیان، ج:۸، ص:۴۴۷، ۴۴۸)

ایک حدیث شریف میں مروی ہے کہ جو شخص پانچ راتوں کو بیدار ہو کر یعنی عبادت الٰہی میں گزارے گا تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔

(۱) **ترویہ:** یعنی آٹھویں ذی الحجہ کی رات
(۲) **عرفہ:** یعنی نویں ذی الحجہ کی رات
(۳) **قربانی کی رات:** یعنی دسویں ذی الحجہ کی رات
(۴) **عیدالفطر کی رات**
(۵) پندرہویں شعبان کی رات (شب برأت) (روح البیان، ج:۸، ص:۴۴۸)

☆ **تیسری خصوصیت:** اس رات کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس رات میں خاص رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے اور اس رات میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے مومنین بندوں پر بے حد و حساب رحمتیں نازل فرماتا ہے، اپنے صالحین بندوں اور امیدوار

مغفرت پر سایۂ رحمت و مغفرت دراز فرما دیتا ہے اور اپنے قہر وغضب سے انہیں محفوظ فرماتا ہے۔ اور یہ بندے کی خوش نصیبی ہے کہ اس مقدس رات کی عبادت و ریاضت، اذکار و وظائف اور گناہوں سے تائب ہونے کی وجہ سے پروانۂ نجات عطا کر دیا جاتا ہے اور رحمت الٰہی کے حصار میں باحفاظت وطمانیت داخل ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! معلوم ہے یہ کون سی رات ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ! یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ بخشش طلب کرنے والے کو بخش دیتا ہے اور رحمت طلب کرنے والے پر مہربانی فرماتا ہے۔ (در منثور، ج:۵، ص:۷۴۱)

اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں میری امت پر قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بال کی تعداد کے برابر رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (تفسیر کشاف، ج:۴، ص:۲۶۳)

کیوں کہ قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کی تعداد زیادہ تھی اس لئے اس کی تخصیص فرمائی۔ مطلب یہ ہے کہ بے شمار رحمت و مہربانی فرماتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شعبان کی پندرہویں شب میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ آسمان کی طرف اپنا سر اٹھائیں۔ میں نے پوچھا یہ کون سی رات ہے؟ کہا یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور ہر اس شخص کو بخش دیتا ہے جس نے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔ (غنیۃ الطالبین)

☆ **چوتھی خصوصیت:** اس رات کی خصوصیتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تبارک و

تعالیٰ ہر اس بندے کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے، ہر اس شخص کی مغفرت فرما دیتا ہے جس نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔ کیونکہ ہر گناہ کو تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے مگر مشرک کی مغفرت ہرگز نہیں فرماتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَايَغْفِرُاَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں فرماتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا کو معاف فرما دیتا ہے۔

اور شرک کے علاوہ جو بندہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے مثلاً شراب پیتا ہے، زنا کرتا ہے، جادو کرتا ہے، مومن بھائی سے کینہ رکھتا ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے تو ایسے شخص کو بھی اس رات میں مغفرت کا پروانہ عطا نہیں کیا جاتا ہے۔ جب تک ان گناہوں سے سچی توبہ نہ کرلے، کینہ اور بغض وعداوت والا آپس میں صلح نہ کرلے۔ چنانچہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اس رات میں تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما دیتا ہے سوا کاہن، جادوگر، کینہ پرور، شراب کے عادی، ماں باپ کے نافرمان اور زنا پر ڈٹے رہنے والے کے۔ (تفسیر کشاف، ج:۴، ص:۲۶۳)

ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ جبریل امین میرے پاس تشریف لائے اور کہا کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اللہ تعالیٰ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کسی مشرک، کینہ رکھنے والے، قطع رحمی کرنے والے، چادر گھسیٹ کر چلنے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے اور ہمیشہ شراب خوری کرنے والے کی طرف نظر کرم نہیں فرماتا۔ (شعب الایمان، ج:۳، ص:۳۵۰، کنز العمال ج ۱۲ ص ۱۴۱)

حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شب براٗت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول
اجلال فرماتا ہے اور ندا آتی ہے کہ ''ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں! ہے
کوئی سوال کرنے والا کہ اسے عطا کروں! ہر اس بندے کو عطا کیا جاتا ہے جو رب سے
سوال کرتا ہے سوائے زانیہ عورت اور مشرک کے۔

(شعب الایمان، ج:۳،ص:۸۶۔۳۸۵، کنزا لعمال ج ۱۲ص ۱۴۱، روح المعانی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات اپنی مخلوق کی طرف نگہ کرم فرماتا ہے اور اپنے بندوں
کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ سوائے کینہ رکھنے والا اور خودکشی کرنے والے کے۔

(کنزا لعمال ج ۳ ص ۱۸۸)

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا ''جب پندرہ شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت
فرماتا ہے اور مومنوں کو بخش دیتا ہے، کافروں کو مہلت دیتا ہے، کینہ رکھنے والوں کو ان کے
کینہ رکھنے کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے یہتاں تک کہ وہ کینہ چھوڑ دیں۔ (درمنثور، ج:۵،ص ۷۴۱)

پانچویں خصوصیت: اس رات کے خصائص میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ
رب کے محبوب دانائے غیوب، شفیع امت، محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنی
تمام امت کی شفاعت کا سوال رب تبارک وتعالیٰ سے اس رات میں کیا تو اللہ تبارک و
تعالیٰ نے آپ کی اس درخواست کو قبول فرمایا۔ اس لئے اس شب کو شفاعت کی رات
بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان کی
تیرہویں رات کو اللہ تعالیٰ سے امت کی شفاعت کی دعا مانگی تو ایک تہائی امت کی
شفاعت عطا کی گئی۔ پھر آپ نے چودہویں کی رات شفاعت کی درخواست کی تو دو

تہائی امت کی شفاعت منظور ہوئی، پھر حضور نے پندرہویں کی رات امت کی شفاعت
کا عریضہ بارگاہ الٰہی میں پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے تمام امت کے حق میں آپ کی
شفاعت قبول فرمائی، مگر وہ شخص جو رحمت الٰہی سے اونٹ کی طرح دور بھاگ گیا (یعنی
بار بار برابر گناہ پر گناہ کرنے کی وجہ سے اللہ کی رحمت سے دور ہوگیا جس کی وجہ سے اس
شفاعت سے محروم ہوگیا)۔ (تفسیر کشاف، ج:۴،ص:۲۶۳، روح البیان، ج:۸،ص:۴۴۹)

شب برأت کے معمولات

(۱) نفلی نمازیں پڑھیں طریقہ اوپر خصوصیت نمبر۳ میں بیان ہوا۔ (۲) جن کی فرض
نمازیں رہ گئیں ہوں وہ پہلے انہیں ادا کریں۔ (۳) تسبیح وتہلیل اور تلاوت قرآن میں
مصروف رہیں۔ (۴) چودہ، پندرہ تاریخ کو روزے رکھیں۔ (۵) ماں باپ، دوست و
احباب جو ناراض ہیں انہیں پہلے خوش کریں۔ (۶) زیارت قبور ضرور کریں کہ یہ سنت رسو
ل کریم ہے۔ (۷) کلمہ طیبہ اور استغفار کا وظیفہ خوب کثرت سے کریں۔ (۸) رب کی
بارگاہ میں خوب رو رو کر دعائیں کریں اور یہ دعا کثرت سے مانگیں۔ **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَنْتَ
عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ** (۹) بارگاہ رسالت مآب میں بصد ادب واحترام
درود پاک پڑھنا نہ بھولیں۔ کیونکہ آپ ﷺ پر ہدیہ صلاۃ وسلام بھیجنا سعادت وفیروز بختی
کی علامت ہے۔ یہ درود پاک خوب کثرت سے پڑھیں: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی
یَوْمِ الدِّیْنِ**۔ (۱۰) حسب وسعت صدقہ وخیرات بھی کریں۔ کیونکہ صدقہ گناہوں کا
کفارہ اور رد بلا کے لئے مظبوط ذریعہ ہے۔

استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ومن کل ما وقع من الزلل والخطاء
فی ھذا التالیف۔ ابوالعطر **محمد عبدالسلام امجدی برکاتی** (تاراپٹی جنکپور نیپال)